



سوال

(188) ناوند کليے تزئين کے طور پر عورت اپنے کچھ بال کتر سکتی ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ ناوند کے لئے بطور زینت کچھ بال کتر اڈالے۔؟ انوکم فی اللہ: اسمیل

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس کے لئے بالوں کو کترنا جائز ہے۔ سر مونڈنا جائز نہیں لیکن اس کے لئے یہ شرط ہیں:

1- مردوں کے ساتھ مشابہت نہ کرے کیونکہ نبی ﷺ نے عورتوں میں مردوں جیسی بننے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

2- نصاریٰ وغیرہ کافرات کی عادتوں کی مشابہت نہ کرے کیونکہ جو جس قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔

3- اپنے علاقے کی عادات و اطوار سے خروج نہ کرے کیونکہ شہرت والے لباس سے نبی وارد ہے جیسے کے حدیث میں ہے:

”جو دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا“۔ (احمد، ابوداؤد) اور اس طرح المشکاة (2/ 375)

4- شوہر کو وہ کام محبوب بھی ہو۔

اور دلیل اسکی یہ ہے کہ احرام والی عورت حج اور عمرے میں اپنے بال کتر سکتی ہے۔

اور اسی طرح مسلم نے اپنی صحیح (1/ 148) میں روایت کیا ہے: ”باب ہے غسل جنابت میں پانی کا مستحب اندازہ“۔

ابو سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویاں اپنے سر کے بال کتر کروفرہ (چھتے) بنا لیتی تھیں۔

امام نووی شرح مسلم میں کہتے ہیں: اس میں دلیل ہے کہ عورتوں کے لئے بالوں میں تخفیف جائز ہے۔



اور اسی طرح عام اباحت بھی جواز کا فائدہ دیتی ہے تو عورت کے بال نہ کترنے کے حکم میں مرد کی داڑھی کی طرح نہیں لیکن زیادہ محبوب یہی ہے کہ اپنے حال پر چھوڑ دے تاکہ شبہات سے نکل جائے۔

جیسے اضواء البیان للشتقیطی (5/595) (600) میں ہے: "وہ کہتے ہیں عورت مے لپنے بال منڈوانا اسکے جمال کے لئے نقص ہے اور بد صورتی ہے اور یہ مسئلہ ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر ملکوں میں عورتوں کے بالوں کو جڑوں کے قریب تک کترنے کے جو رسم جاری ہے یہ انگریزوں کا طریقہ ہے اور مسلمان عورتوں اور قبل اسلام عرب عورتوں کی عادت کے خلاف ہے تو یہ بھی ان انحرافات میں سے ہے جسمیں دینی اخلاقی اور عادت کے لحاظ سے اکثر لوگ مجہلی ہیں۔"

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 413

محدث فتویٰ